188807

٩٣٢٤٩٦١
ح - س

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_188807

UNIVERSAL
LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ٩٢٢٤٩٤١ Accession No. ١٣٦٢٣

Author [illegible]

Title [illegible]

This book should be returned on or before the date last marked below

(رجسٹری شدہ)

السیف المسلول

فی

اثبات خط الرسول

کے مضامین حسب ذیل ہیں ابتداء معلّم اسلام رسالت مآب بحث علّم بالقلم آپکی تحریری تعلیم آپکے اشعار۔ آپکی شعر کو اصلاح مَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ کا مطلب۔ کیا قرآن پہلی کتابوں سے نقل ہے۔ آپکا لکھنا پڑھنا اچھے برے خط میں تمیز۔ آپکا امیر معاویہ کو خط میں اصلاح دینا۔ دو ہزار پچاس سال قبل۔ تورات و انجیل میں آپکا ذکر۔ لفظ امیؐ کی لغوی تحقیق۔ الاُمّۃ آپ کو نبی امیؐ کا خطاب۔ ہندوں نے جو آپ کیلئے پیشین گوئی کی ہے تحقیق اُمّیین تحقیق اِنَّا امۃ اُمّیہ انبیا کے اقلام و طرز تحریر۔ زمانہ نبوت کے مشہور کاتب۔ قبل اسلام جو مسلمان لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ سورہ اقرأ سب سے پہلی اتری ہے۔ زمانہ نبوت میں پانچ عورتیں کاتبہ تھیں عبرانی و سریانی و عربی تینوں خط لکھنے والے۔ عربی خط کی ابتدا کیونکر ہوئی۔ خطاطی کا فن کب سے شروع ہوا۔ رسول اللہ کے قلم مبارک کے (۳۶) مکاتیب فرامین وصلحنامہ حدیبیہ بقلم مبارک (آپکے عکسی خط مہر کی تیاری کا سبب۔ قرآن عہد نبوت میں لکھا ہوا تھا)

قیمت (عمر)

زند طلسمات نائن آرٹ لیتھو اینڈ پرنٹنگ پریس کاچی گوڑہ حیدرآباد دکن

۱۳۵۰ھ

یہ کتاب تاجر کتب حیدرآباد دکن و مطبع مجتبائی دہلی دوکان جلال الدین تاجر کتب کشمیری بازار لاہور و مطبع ہذا سے مل سکتی ہیں

Checked 1958

CHECKED. 1951

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا اسمین شک نہین ہو کہ ہر ایک زمانہ مین خداوند ذوالجلال نے اپنے بندونکے اہتمام حجت تعلیمی کیلیے ایک نہ ایک نبی ورسول بشیر ونذیر وقتًا فوقتًا اوصاف حمیدہ واخلاق جمیلہ کے ساتھ بھیجا ہو کہ وہ اپنی قوم کو تحریری وتقریری تعلیم دیتے رہین تاکہ وہ آخرت مین یہ نہ کہین مَا جَاءَنَا بَشِیْرٌ وَلَا نَذِیْرٌ ۔ وَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ اللہ تعالے نے اپنے بندون ایمان والون پر احسان کیا ہو کہ بھیجا انہین کا رسول کہ پڑھے انپر اسکے احکام اور پاک کرے انکو شرک وبدعت سے اور سکھاوے انکو قرآن وحدیث تقریرًا وتحریرًا

چودھوین صدی کے نصف النہار کے سایہ مین بعض فلسفۃ النفس ہوا پرستون نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مصنوعی محبت مین چند کتابین سیرت کے نام سے لکھی ہین جو اصلًا اتباع خدا ورسول سے کوسون دور ہین جسمین گمراہی وجہالت کا دروازہ کھول دیا ہو اور لکھتے ہین کہ آنحضرت اُمّی تھے آپ کو پڑھنا لکھنا نہین آتا تھا ۔ اسی بنا پر آپ کو اُمّی کہتے ہین بے شبہ اُمّی ہونا آپ کا فخر ہے ۔ اسی بنا پر اقل عباد اللہ الاحد حاجی محمد بن عبداللہ بن نورالدین نے بخوشنودی خداونبی اُمّی کے قلم اٹھایا اور یہ رسالہ السیف المسلول فی اثبات خط الرسول لکھنا شروع کیا کہ میدان شفاعت وحوض کوثر پر رسول اللہ کا دامن اپنے ہاتھ میں ہو اور خیر الورا کا ساتھ ہو ۔

ابتدا معلم اسلام رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

جب آنحضرت کی عمر مبارک چالیس سال دوماہ کی ہوئی تو بروز دوشنبہ ۱۷ رمضان کو جبرئیل علیہ السلام نبوت لیکر تشریف لائے اُسوقت آنحضرت غار حرا مین تشریف رکھتے تھے جبرئیل علیہ السلام نے آپ سے فرمایا اِقْرَأْ پڑھ تو (رسالے محمد) بروایت عُروہ آپ نے فرمایا کَیْفَ اَقْرَأُ کسطرح پڑھون پھر دوبارہ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا اِقْرَأْ بروایت عبید بن عمر آنحضرت نے فرمایا مَاذَا اَقْرَأُ کیا وکیسا پڑھون کذافی دلائل النبوۃ للبیہقی۔ تیسری بار جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ اور ایک روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ جب جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت سے فرمایا اِقْرَأْ تو آپ نے فرمایا مَا اَنَا بِقَارِیٔ۔

اسی طرح اور ایک روایت ہی حضرت امیر معاویہ سے۔

ان دونون کا جواب یہ ہی کہ حضرت عائشہ اپنا ذاتی علم بیان کرتی ہین نہ آنحضرت سے سماعت ہی۔ اس واقعہ کے سات سال بعد خود پیدا ہوئی ہین (یعنے یہ حدیث موقوف ہی) تو پھر کیونکر قول عائشہ قابل استدلال ہو سکتا ہے۔

اسیطرح حضرت امیر معاویہ کی روایت ہی کہ وہ بھی اکیس سال کے بعد اس واقعہ کے مسلمان ہوا ہے۔

دوم حضرت امیر معاویہ کی سماعت بھی اس حدیث مین نہین ہے وہ اپنا ذاتی علم بیان کرتے ہین۔ اور صحیح بخاری کی روایت باب مغازی مین بلفظ کَیْفَ اَقْرَأُ ومَاذَا اَقْرَأُ اور دلائل النبوۃ للبیہقی مین بلفظ کَیْفَ اَقْرَأُ۔ اور ایک روایت لمقطۃ العجلان مین مَا اَقْرَأُ بہر صورت

مَا اَنَا بِقَارِئٍ کی روایت بمقابلہ دوسری روایتون کے قابل احتجاج نہین ہوسکتی۔

بحث عَلَّمَ بِالْقَلَمِ

ای الخطَّ بِالْقَلَمِ فَکَانَ بِوَاسِطَۃٍ ذٰلِکَ یَقْدِرُ عَلٰی اَنْ یَّعْلَمَ کُلَّ مَکْتُوْبٍ قَالَ اللّٰہُ جَلَّ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ الْکِتَابَۃَ بِالْقَلَمِ قَالَ قَتَادَۃُ اَلْقَلَمُ نِعْمَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ لَوْلَا ذٰلِکَ لَمْ یَقُمْ دِیْنٌ وَلَمْ یَصْلُحْ عَیْشُ الدُّنْیَا فَدَلَّ عَلٰی کَمَالِ کَرَمِہٖ بِاَنَّہٗ عَلَّمَ عِبَادَہٗ بِالْقَلَمِ۔

یہ آسمانی شہادت عبارت النص و دلالت النص عَلَّمَ بِالْقَلَمِ صاف بین دلیل ہے کہ آنحضرتؐ کو بذریعہ جبرئیل علیہ السلام خط وکتابت کی تعلیم بالقلم دی ہی پھر ما بعد اُسکے سورۂ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ نازل ہوئی ہی یہ بھی تعلیم بالقلم پر دال ہے۔

تفسیر مقاصد القرآن مین عَلَّمَ بِالْقَلَمِ سے مراد کتابت بالقلم ہی۔

تفسیر خازن مین عَلَّمَ بِالْقَلَمِ اِی الْکِتَابَۃَ الَّتِیْ بِھَا تُعْرَفُ الْاُمُوْرُ الْغَائِبَۃُ الخ

تفسیر مدارک مین عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ای الذی عَلَّمَ الْکِتَابَۃَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ لَمْ یُرَدْ بِہِ النَّبِیُّ صلعم

تفسیر مقاصد القرآن سورہ الرحمن مین اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَہُ الْبَیَانَ۔ الْاِنْسَانُ سے مراد محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین وَعَلَّمَہٗ سے مراد مَا یَکُوْنُ وَمَا کَانَ ہے اور الْبَیَانُ سے مراد اَلْکِتَابَۃُ بِالْقَلَمِ ہے۔

تفسیر خازن مین خَلَقَ الْاِنْسَانَ سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین عَلَّمَہُ الْبَیَانَ سے مراد بیان مَا یَکُوْنُ وَمَا کَانَ ہے لِاَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُنْبِئُ عَنِ الْخَبَرِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَعَنْ یَّوْمِ الدِّیْنِ کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اخبار اولین و آخرین و قیامت کے

واقعات کی خبر دیتے ہین اسواسطے آپ کو خط وکتابت کی تعلیم بالقلم دیگئی۔

تفسیر مجمع البیان مین ہی مَامِنْ نَبِیٍّ اِلَّا کَتَبَ وَقَرَأَ کوئی نبی بے لکھے پڑھے نہین تھا۔

تفسیر بیضاوی مین عَلَّمَ بِالْقَلَمِ اَیِ الْخَطَّ بِالْقَلَمِ ہے۔

تفسیر جلالین مین عَلَّمَ بِالْقَلَمِ اَیِ الْخَطَّ بِالْقَلَمِ ہے۔

تفسیر ابن کثیر مین عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ نَشَرَّفَهٗ وَكَرَّمَهٗ بِالْعِلْمِ وَهُوَ الْقُدْرَةُ الَّتِیْ اِمْتَازَ بِهٖ اَبُو الْبَرِیَّةِ اٰدَمَ عَلَی الْمَلٰئِكَةِ وَالْعِلْمُ تَارَةً یَكُوْنُ فِی الْاَذْهَانِ وَتَارَةً یَكُوْنُ فِی اللِّسَانِ وَتَارَةً یَكُوْنُ فِی الْكِتَابَةِ بِالْبَنَانِ ذِهْنِیٌّ وَلَفْظِیٌّ وَرَسْمِیٌّ وَالرَّسْمِیُّ یَسْتَلْزِمُهُمَا مِنْ غَیْرِ عَكْسٍ فَلِهٰذَا قَالَ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ وَفِی الْاَثَرِ قَیِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابَةِ۔ اور ایک روایت مین ہے کہ علم کو کتابت مین مقید کر دیا ہے۔

تفسیر فتح البیان مین اَلَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ اَیْ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ الْخَطَّ بِالْقَلَمِ۔

تفسیر کبیر مین عَلَّمَ بِالْقَلَمِ اَیِ الْكِتَابَةُ بِالْقَلَمِ۔

تفسیر ابن مسعود مین عَلَّمَ بِالْقَلَمِ اَیْ عَلَّمَ مَالَمْ یَعْلَمْ بِوَاسِطَةِ الْقَلَمِ۔

تفسیر جریر طبری عن مجاهد قال اول سورة نزلت اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ثُمَّ نٓ وَالْقَلَمِ۔ وَعَلَّمَ الْاِنْسَانَ الْخَطَّ بِالْقَلَمِ وَفِیْهِ بِاَنَّ الْقَلَمَ صَیَّادٌ یَصِیْدُ بِهِ الْعُلُوْمَ وَیَبْعُدُ الْاَنَامُ بِحَرَكَتِهٖ وَبِهٖ تَبْقَى الْعُلُوْمُ عَلٰى مَمَرِّ اللَّیَالِیْ وَالْاَیَّامِ۔

تفسیر کشاف۔ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ قَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَلَّمَ الْخَطَّ بِالْقَلَمِ۔

تفسیر حسینی مین لکھا ہے کہ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ سکھایا لکھنا قلم سے تا کہ علم کو خط مین مقید کرین دوسرون کے نامہ سے آگاہ کرین۔

تفسیر حاشیہ جلالین۔ اَلَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ اِی اَلَّذِیْ عَلَّمَ الْخَطَّ مفعولاً۔

تفسیر الدر المنثور عن عَائِشَۃَ قَالَتْ اَوَّلُ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ثم نٓ ای سورۃ نٓ وَالْقَلَمِ وَالَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ای الْخَطَّ بِالْقَلَمِ۔

تفسیر الدر المنثور۔ سورۃ اِقْرَأْ اخرج عبد الرزاق وعبد بن حمید عن الترمذی وعمرو بن دینار اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کان بِحِرَاءٍ اِذَا اَتَاہُ مَلَكٌ بِنَمَطٍ مِنْ دِیْبَاجٍ فِیْهِ مَكْتُوْبٌ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ اِلٰی مَا لَمْ یَعْلَمْ۔

واخرج الحاکم من طریق عمرو عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ بِحِرَاءٍ اِذَا اَتَاہُ مَلَكٌ بِنَمَطٍ مِنْ دِیْبَاجٍ فِیْهِ مَكْتُوْبٌ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ اِلٰی مَا لَمْ یَعْلَمْ۔

آنحضرتؐ کی تحریری تعلیم

قولہ تعالےٰ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ یہ جملہ وصف رسول ہے پس اس سے مراد تعلیم قرآن بالقلم ہے کذا قال امام مالک بن انس فی تفسیر فتح البیان ص۳۴۶ ج ۹

وقد روی ابن ابی شیبۃ وغیرہ ما مات رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم حتّٰی کَتَبَ وَقَرَأَ

ابن ابی شیبہ وغیرہ مین ایک روایت ہی کہ آنحضرتؐ کا انتقال نہین ہوا یہان تک آپ لکھتے پڑھتے تھے۔

اور محمد بن مقوز نے ایک کتاب لکھی ہی اور اُسمین آپ کا لکھنا پڑھنا و خطاطی ثابت ہے تاج العروس و فتح الباری جلد ۷۔ اور یہی مذہب جمہور علما و اکثر علمار افریقہ وغیرہ کا ہی کہ آنحضرتؐ کو لکھنا پڑھنا دونون آتے تھے اور نہ آنا نقص ہی اور نبی ناقص نہین ہوتا کُلُّ نَبِیٍّ كَتَبَ بِالْقَلَمِ

ہر ایک نبی نے قلم سے لکھا ہے۔

اور سید محمد بن برزنجی مدینی نے ایک رسالہ لکھا ہے اُسمین آنحضرت کا لکھنا پڑھنا و شعر گوئی بھی ثابت ہے۔

آنحضرتؐ کے اشعار

اِنَّ الاَجرَ اَجرُ الاٰخِرَۃ	فَارحَمِ الاَنصَارَ وَالمُھَاجِرَۃ
لَولَا اَنتَ مَا اھتَدَینَا	وَلَا تَصَدَّقنَا وَلَا صَلَّینَا

آنحضرتؐ نے جو شعرا کو اصلاح دی ہے۔ سید غلام علی آزاد بلگرامی نے اپنی کتاب سبحۃ المرجان مین لکھا ہے کہ آنحضرت انشا شعر پر قادر تھے۔ اور شعرا کو جو آپ نے اصلاح دی ہے وہ حسب ذیل ہے۔

اِنَّ الرَّسُولَ لَسَیفٌ یُستَضَاءُ بِہٖ	اِنَّ الرَّسُولَ لَنُورٌ یُستَضَاءُ بِہٖ
یہ مصرعہ بردہ کا ہے	یہ آنحضرتؐ کا اصلاح شدہ
مُھَنَّدٌ مِن سُیُوفِ الھِندِ مَسلُولٌ	صَارِمٌ مِن سَیفِ اللہِ مَسلُولٌ
یہ مصرعہ اصلی ہے	یہ آنحضرتؐ کا اصلاح شدہ ہے
مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الکَونَینِ وَالثَّقَلَینِ	وَالفَرِیقَینِ مِنَ العُرَبِ مِنَ العَجَمِ
یہ اصلی ہے	یہ آنحضرتؐ کا اصلاح شدہ ہے

فائدہ۔ بعد اسلام اہل حمیر کے بعض ملوک نے آنحضرتؐ کو یہ شعر لکھا تھا۔

وَدِینُکَ دِینُ الحَقِّ فِیہِ طَھَارَۃٌ	وَاَنتَ بِمَا فِیہِ مِنَ الحَقِّ اٰمِرٌ

اور جو ماعلمناہ الشعر و ماینبغی لہ ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ جب قرآن کی سورتین

متفقاً اُتری شروع ہوئین تو مشرکین کہنے لگے کہ یہ تو شاعر کا کلام ہے اسیطرح آپ کو کبھی شاعر کبھی کاہن کبھی ساحر کہا کرتے اور شعراء جاہلیت کی حالت یہ کہ ہمیشہ اُنکے اشعار عاشقانہ و ہجو و فحش وغیرہ مین ہوا کرتے کبھی گھوڑے و معشوق کی تعریف۔ اسلیے خداوند ذوالجلال نے آنحضرتؐ کو مستثنےٰ فرمایا آپکے اشعار توحید و وصف الٰہی مین ہوا کرتے تھے مثلاً۔

لَوْلَا مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا صَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

کیا قرآن مجید پہلی کتابون سے نقل کیا گیا ہے

تفسیر خازن مین لکھا ہے کہ مشرکین یہود و نصاریٰ وغیرہ کہتے تھے کہ محمدؐ نے تو قرآن کو پہلی کتابون سے نقل کرلیا ہی تو اُسکے جواب مین یہ آیت ذیل تردیداً نازل ہوئی وَمَا كُنْتَ تَتْلُو مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ إِذًا لَارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ الخ (ترجمہ) قبل نزول قرآن کے نہ اُسکو تو نے کسی کتاب سے پڑھا اور نہ کسی کتاب سے تو نے اپنے سیدھے ہاتھ سے لکھا پھر مشرکین قرآن کے کلام الٰہی ہونے مین کیون شک کرتے ہین یہ تو صاف کلام الٰہی کے آیات بینات ہین۔ اس آسمانی شہادت سے صاف و بین ثابت ہوا کہ آنحضرتؐ کو لکھنا پڑھنا دونون آتے تھے جسکا ثمرہ یہ ہوا کہ قیامت تک شریعت محمدی مین لا آفاق جاری ہی اور قرآن الٰہی صاف کہہ رہا ہی کہ قرآن آنحضرت کی تصنیف نہین ہی اور سیاق عبارت اور شہادت یہود و نصاریٰ کہہ رہے ہین کہ آنحضرتؐ کو لکھنا پڑھنا دونون بخوبی آتے تھے اَلْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَاءُ اگر ایسا نہ ہوتا تو خداوند ذوالجلال عدم معرفت لکھائی پڑھائی فرماتا کہ محمدؐ کو تو لکھنا پڑھنا ہی نہین آتا۔

مَا كَانَ يَعْرِفُ الْوَاحًا وَلَا قَلَمًا وَكَانَ يَعْرِفُ مَا فِي اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

آنحضرتؐ کا لکھنا پڑھنا و اچھے برے خط مین تمیز بھی ثابت ہے تفسیر ابن کبیر جلد ۷ صفحہ ۱۶۶۔

عَنْ سهيل بن الحنظلة ان النبيّ صلى الله عليه وسلم امر معاوية اَنْ يَكْتُبَ لِلْأَقْرَعِ وَعُيَيْنَةَ فقال عُيَيْنَةُ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم الصحيفة فنظر فيها فقال قد كَتَبَ لكَ بِمَا اَمَرَ لَكَ۔ كذا فى فتح البارى جلد ۷ ص ۳۸۷

قال قاضى عياض وردت آثار تدل على معرفة الحروف الخط وحسن تصويرها كقوله صلى الله عليه وسلم لكاتبه ضع القلم على اُذُنِكَ فَاِنَّهٗ اَذْكَرُ لَكَ۔

وقوله صلى الله عليه وسلم لمعاوية اَلِقِ الدَّوَاةَ وَحَرِّفِ الْقَلَمَ وَاَقِمِ الْبَاءَ وَفَرِّقِ السِّيْنَ وَلَا تُعَوِّرِ الْمِيْمَ وَلَا تَمُدَّ بِسْمِ اللهِ فَاِنَّهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِفُ الْكِتَابَةَ وَاُوْتِىَ عِلْمَ كُلِّ شَيْءٍ۔ الفتح ج ۷ ص ۳۸۷

اصل اسکی یون ہے کہ دو ہزار بیاسی سال قبل نزول کے تورات و انجیل مین آنحضرت کا ذکر آچکا تھا اور اہل کتاب عبرانی کو عربی مین تفسیر کرکے اہل اسلام کو سناتے تو خدا وند ذوالجلال نے فرمایا کہ اسی طرح ہم نے ان کو بھی کتاب دی ہے وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَا اِلَيْهِمُ الْكِتَابَ كَمَا اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتَابَ یعنی جیسے ہم نے تجھ کو (محمد) قرآن کتاب دی ہے اسیطرح یہود و نصاری کو بھی کتاب دی تھی کہ وہ تیرے ساتھ ایمان لاوین ایمان لانا تو درکنار رہا اور طرح طرح کے اعتراض ٹھوک دیے کہ قرآن تو محمد نے پہلی کتابون سے نقل کرلیا ہے (اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ)۔

یہ امر صاف ظاہر و بین ہے کہ بنزول سورۂ اقراء بلفظ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔ وَعَلَّمَ مَا لَمْ يَعْلَمْ پھر و تعلیم لکھائی پڑھائی بذریعہ جبرئیلؑ غار حرا مین ہو چکی ہے اور بعض اس امر کے مدعی ہین کہ آنحضرتؐ نے بحالت نبوت خط و کتابت کو لکھا ہے بدلیل قوله تعالى مِنْ قَبْلِهٖ۔

اور اسیطرح جبکہ اسلام مشتہر ہوگیا اور قرآن وغیرہ مین فرق ممیز ہوگیا تو آپ نے خط و کتابت کو سیکھا حالانکہ یہ خلاف ہے عَلَّمَ بِالْقَلَمِ کے۔

اور ابن ابی شیبہ وغیرہ نے روایت کی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انتقال نہین کیا یہان تک کہ آپ لکھتے پڑھتے تھے۔

ف اس کاتب حروف نے آگے رسول اللہ کے قلم مبارک کے چھبتیس خطوط بحوالہ کتب لکھے ہین۔ اور صاحب مفتاح الافکار نے بھی آپ کے چھبتیس خطوط کو نقل کیا ہے [illegible] تو ضرور ہے کہ مین نے اُن خطوط کو اپنے خطوط منقولہ سے مقابلہ نہین کیا

لفظ اُمّی کی لغوی تحقیق

الاُمِّیُّ۔ الاُمَانُ۔ بمعنے الحَالَۃُ۔ الشِّرْعَۃُ۔ الدِّیْنُ۔ النِّعْمَۃُ۔ الھَیْئَۃُ۔ الشَّانُ عَضَارَۃُ العَیْشِ۔ السُّنَّۃُ۔ الطَّرِیْقَۃُ۔ الاِمَامَۃُ۔ المحیط المحیط۔ قال النسفیؒ الاُمِّیُّ مَنْسُوْبٌ اِلٰی اُمَّۃِ العَرَبِ وَاِلَیْہِ ذَھَبَ اَکْثَرُ المُفَسِّرُوْنَ۔ اُمّی منسوب ہے طرف امۃ العرب کے اور یہی قول ہے اکثر مفسرین کا۔

لفظ اُمّی مین تین حرف ہین ا۔ م۔ ی اور ی تو نسبت کی ہے جیسے حضرمی۔ مکی۔ باقی رہے دو حرف ا۔ م مرکب انکا اُم اسکے معنے حسب ذیل ہین۔

اُمَّہٗ۔ یَؤُمُّہٗ اُمًّا۔ بمعنے قصد کرنا۔ متوجہ ہونا۔ سیدھا راستہ اختیار کرنا۔ چلنا پھرنا۔ امامت کرنا۔

الاُمُّ۔ بمعنے مسکن۔ جگہ۔ ٹھکانا۔ قیام گاہ جیسے اُمُّہٗ ھَاوِیَۃٌ ای مَسْکَنُہٗ اور خادم القوم اور العیال اور ہر ایک چیز کی اصل۔ جڑ۔ بیخ۔ ستون معتمد علیہ کذا فی تاج العروس۔

الأُمُّ لِلْقَوْمِ رَئِيْسُهُمْ لِأَنَّهُ يَنْضَمُّ إِلَيْهِ النَّاسُ۔ قالہ ابن درید لغوی فی الجمہرۃ۔

أُمُّ الْقُرْآنِ۔ ہر ایک مستحکم حکم و آیات مستحکمہ اور سورۂ فاتحہ۔

أُمُّ الرَّأْسِ۔ الدماغ۔

أُمُّ الْقُرٰى۔ یعنی مَكَّةَ لِأَنَّهَا تَوَسَّطَتْ الْأَرْضَ قالہ ابن درید لغوی وغیرہ

اَوْ لِأَنَّهَا قِبْلَةٌ لِجَمِيْعِ النَّاسِ يَؤُمُّوْنَهَا ای يَقْصِدُوْنَهَا۔

اَوْ لِأَنَّهَا أَعْظَمُ الْقُرٰى كلہ (فی التاج۔

قَالَ لفطویۃ وغیرہ سُمِّيَتْ بِذٰلِكَ لِأَنَّهَا أَصْلُ الْأَرْضِ مِنْهَا دُحِيَتْ وجہ تسمیہ

ام القریٰ کی یہی ہے کہ تمام زمین اسی قواعد بیت اللہ سے پھیلائی گئی ہے۔

الْأُمِّيُّ۔ کسی نے امام جعفر بن علی الرضا سے دریافت کیا کہ بعض لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو امی کہتے ہیں آپ نے فرمایا وہ لوگ رسول اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں کیونکہ اللہ تعالے خود فرماتا ہے هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْأُمِّيِّيْنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْ عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ۔ (ترجمہ) وہ ذات جس نے بھیجا امیین (مکے والے عربوں میں رسول انھیں میں کا کہ پڑھے وہ انپر اُسکے احکام اور پاک کرے انکو اور سکھاوے انکو قرآن و حدیث۔ اگر آپ لکھے پڑھے نہوتے تو قرآن و حدیث وغیرہ کی تعلیم کیونکر دے سکتے۔

اُمِّيٌّ۔ اِنَّمَا سُمِّيَ الْأُمِّيُّ لِأَنَّهُ كَانَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ وَمَكَّةُ مِنْ اُمَّهَاتِ الْقُرٰى فَكَيْفَ يُعَلِّمُهُمْ مَالَمْ يَعْلَمْ وَلَمْ يُحْسِنِ الْكِتَابَ وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتُبُ وَيَقْرَأُ۔ ترجمہ امی۔ اسکے سوا نہیں ہے کہ آنحضرتؐ اہل مکہ سے ہیں اور مکہ اصل جڑ ہی تمام بستیوں کی اگر لکھے پڑھے نہوتے تو مخلوق خدا کو کیونکر تعلیم

دے سکتے قسم خدا کی رسول اللہ لکھا پڑھا کرتے۔

وَلِذٰلِكَ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَهَا سورۂ انعام۔ ترجمہ۔ ہم نے تم کو اسلیے مقرر کیا ہے کہ تم مکے والے اور اُسکے اطراف واکناف والون کو عذاب آخرت سے ڈراوے پس اس لحاظ سے تمام روئے زمین کی اصل جڑ مکہ ہے۔

اَوْ لِاَنَّهَا وَسْطُ الدُّنْیَا وَاَصْلُهٗ۔ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ۔ (ترجمہ) یا یہ وسط دنیا ہے اور اسکی اصل ہے۔ یہ پہلا گھر ہے دنیا مین جو لوگون کیلیے تیار کیا گیا ہے۔

عبدالرحمن بن الحجاج نے کہا کہ مجھکو ابو عبداللہ نے کہا کہ بیشک نبی صلے اللہ علیہ وسلم کَانَ یَقْرَءُ وَیَکْتُبُ مَالَمْ یَکْتُبْ کذا فی مجمع البحرین۔

اُمِّیٌّ۔ کلام عرب مین اُس بچے کو بھی کہتے ہین جو خوشخط نہو۔ کذا فی مصباح المنیر

اُمِّیٌّ۔ وہ بچہ جو ابھی تک اپنی مان کی گود مین پرورش پاتا ہو۔ " "

امی۔ کج خط کو بھی کہتے ہین تشبیہاً بچے کے ساتھ " "

الاُمِّیُّ۔ بضم الهمزة مَنْ لَا تَکْتُبُ مِنْ کِتَابٍ وَقِیْلَ لِسَیِّدِنَا محمد صلے اللہ علیہ وسلم الاُمِّیُّ۔ لِاَنَّهٗ اُمَّةُ الْعَرَبِ لَمْ یَکْتُبْ وَلَا یَقْرَءُ مِنْ کِتَابٍ وَکَانَتْ هٰذِهِ الْخُلَّةُ اِحْدٰی اٰیَاتِهِ الْمُعْجِزَةِ۔

بعض نے آپ کو اُمی کہا اسکی وجہ یہ ہے کہ آپ نے انسانون کی کتابون مین نہین لکھا پڑھا جیسے اور عام لوگ لکھا پڑھا کرتے ہین کیونکہ آپ رسول ہین اور رسول کی تعلیم لکھائی پڑھائی من اللہ بذریعہ جبرئیل ہوتی ہے جیسے عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ مَا لَمْ یَعْلَمْ۔

لفظ اُمّ کی لغوی تحقیق

اُمَّہٗ یؤُمُّہٗ اُمّاً۔ بمعنے قصد کرنا متوجہ ہونا سیدھا راستہ اختیار کرنا۔ چلنا۔ امامت کرنا۔

الاُمَّۃُ۔ بضم الہمزہ وکسرہا شریعت۔ دین نعمت ہیئت شان کتب لغت مین دیکھو مین الاُمَّۃُ۔ بضم الہمزہ باخیر وبرکت ہونا اور ہر ایک خیر وبرکت کو جمع کرنا اور ہر ایک نیک مرد جیسے اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ کَانَ اُمَّۃً یہ معنے قرآن کریم کے ہین اور بمعنے جماعت قبیلہ۔ گروہ بنی نوع انسان سے اور امام لیث کا بیان ہے کہ ہر ایک قوم اپنے نبی کی طرف منسوب ہوتی ہے پھر یہ قوم اسکی اُمت کہلاتی ہے۔ اور وہ جماعت جسکی طرف رسول بھیجا گیا ہو اور ہر ایک قبیلہ اور ہر ایک قبیلہ کی شاخ بھی امت ہے اور ہر ایک جنس حیوانات علاوہ بنی نوع انسان کے ہر ایک امت ہے۔

الاُمَّۃُ۔ مَنْ ھُوَ عَلٰی دِیْنِ الْحَقِّ۔

الاُمَّۃُ۔ الحین۔ الوجہ۔ النشاط۔ الطاعۃ۔ العالم۔ الطویل المعظمۃ المعلم الحسن

اُمَّۃٌ مِنَ الرَّجُلِ قَوْمُہٗ وَجَمَاعَتُہٗ اخفش کا بیان ہے کہ لفظ تو واحد ہے لیکن اسکے معنے جمع کے ہین۔

الاُمَّۃُ لِلّٰہِ خَلْقُہٗ۔ اللہ کی امت اسکی مخلوق ہے۔

الاُمُّ۔ بکسر الہمزہ وضمہا مان والدہ اور معمرہ عورت بچیون کی مان۔

الاُمُّ۔ بضم الہمزہ جگہ ٹھکانا۔ قیام گاہ جیسے اُمُّہٗ ھَاوِیَۃٌ۔

الاُمُّ لِلْقَوْمِ رَئِیْسُھُمْ لِاَنَّہٗ ینضم الیہ الناس قالہ ابن درید لغوی فی الجمہرۃ

اور ہر ایک چیز کی اصل جڑ پیڑ ستون معتمد علیہ التاج ۔

اُمُّ الرَّأس ۔ دماغ ۔ اُمُّ البَیضِ النَّعامَۃُ ۔

آنحضرتؐ کو النّبیُّ الاُمّی کا خطاب عطا ہوا

دو ہزار پچاس سال قبل نزول قرآن کریم کے بذریعہ تورات و انجیل یہ شہادت حضرت موسےٰ و عیسےٰ صلوٰت اللہ علیہم آپ کو النبی الامی کا خطاب من اللہ عطا ہوا اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ الآیۃ وہ لوگ کہ پیروی کرینگے رسول نبی امی کی جسکو وہ پاتے ہین اپنے نزدیک تورات و انجیل مین لکھا ہوا کہ وہ نبی نکی امر معروف و نہی عن المنکر کریگا اور پاک کو جائز و ناپاک کو ناجائز رکھے گا اور گناہ و بُری باتون سے اُنکو روکے گا جو اُسکی پیروی و مدد کریگا اور ایمان لائیگا وہ نار جہنم سے نجات پائیگا ۔ سورہ اعراف پارہ نوٗ

ہندوؤن نے آپکیلئے پیشینگوئی کی ہے

بھاگوت اور کلکی پران مین لکھا ہے کہ آنحضرتؐ کی پیدائش کی جگہ شاملل دیپ ہوگی یعنے آپ کی پیدائش کی جگہ مکہ ہوگا جو ام القریٰ سے معروف ہے ، اسکے متعلق ایک نقشہ بھی دیا ہے ۔

تحقیق اُمّیین

اُمّیین یہ جمع ہے اُمّی کی اور اُمّی الف میم اور یے سے مرکب ہے اور ام بمعنے اصل جڑ مان معتمد ۔ ستون جو امی کی بحث مین گذر چکا ہے اور معنے اُمّی کا مکے والا اور اُمّیین مکے والے

عرب۔ کذا قال فی تفسیر ابن کثیر۔

الاُمِّیِّیْنَ ھم العرب کما قال اللہ وَقُلْ لِّلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ وَالْاُمِّیّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اھْتَدَوْا الآیۃ (ترجمہ) کہدے اے محمد اہل کتاب اور عربون کو اگر تم دونون فریقون نے اسلام قبول کیا تو تم دونون اسلام پر آگئے کذا فی تفسیر ابن کثیر و خازن و بیضاوی وغیرہ۔

واقعی یہی امر ہے کہ اس آیت سے بنی نوع انسان کے دو گروہ قرار دیے گئے ہین ایک اُوتُوا الکتاب یہود و نصارے ہین۔ دوم اُمّیّین عرب کے والے بوجہ اُمّ القریٰ ہونے کے تمام قبائل عرب اُمّیّین مین داخل ہین حالانکہ انمین لاکھون کرورون لکھے پڑھے تھے جنکی لکھائی پڑھائی کا نمونہ اسوقت دنیا مین صدہا علوم نظرون مین موجود ہین کیا کوئی اس سے انکار کرسکتا ہے انکا بار احسان تمام دنیا کے طبقون پر موجود ہے۔

اگر عرب ان پڑھ و ناخواندہ ہوتے تو یہ صدہا علوم جو اسوقت ہماری نظرون کے سامنے ہین کہان ہوتے تمام قومون کو ان کا احسان ماننا چاہیے کیا کوئی علمی میدان مین ان کا مقابلہ کرسکتا ہے ہرگز ہرگز نہین۔

المراد بالاُمِّیِّیْنَ ھم العرب من کان یحسن الکتابۃ ومن لا یحسن کذا فی تفسیر ابن کثیر و بیضاوی و مدارک و خازن۔ لفظ اُمّیین مین جزیرہ عرب کے خواندہ و ناخواندہ سب داخل ہین۔

تحقیق اِنَّا اُمَّۃٌ اُمِّیَّۃٌ لَا نَکْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ کذا فی البخاری و مسلم وغیرہ۔ یعنے اکثر کے ہیہم تو قوم عرب اہل سیف و حرب و جہاد ہین کوئی بنیے بقال و منشی متصدی تو نہین ہین کہ روزمرہ بہی کھاتے و حساب و کتاب مین لگے رہین اور واقعی وہ یہی ہے کہ

عـہ ۱۵ ورق مصنف صاحب کی تحریر خوشخطی پر نوٹ کرنی چاہیے ۱۲

اہل قلم اہل سیف کا مقابلہ نہین کر سکتے ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔

انبیا (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کے اقلام وطرز تحریر بھی الگ الگ تھے

آدم کا قلم سریانی۔ شیث کا قلم مولبانی۔ ادریس کا قلم بر باری۔ نوح کا قلم جنزری ابراہیم کا قلم برہمی۔ اسحاق کا قلم یونانی۔ موسےٰ کا قلم عبرانی۔ داؤد کا قلم کاہنی۔ عیسےٰ کا قلم رومی۔ شمعون کا قلم افرنجی۔ جرجیس کا قلم قبطی۔ دانیال کا قلم امرمنی۔ رسول اللہ کا قلم کوفی یہ سب سے بہتر ہے۔ طلاع المقدور

کُلُّ نَبِیٍّ کَتَبَ بِالْقَلَمِ لِاَنَّہٗ مَا عَلَّمَہٗ اِلَّا لِتَعْلِیْمِ اللّٰہِ۔ تفسیر مجمع البیان۔

جاحظ کا بیان ہے کہ ابتدا وضع ورسم خط انبیاؑ سے ہوئی ہے کذا فی صبح اعشی جلد ا

علما ء اہل تاریخ نے کہا کہ یوسف علیہ السلام عزیز کو لکھا کرتا اور ہارون ویوشع بن نون علیہما السلام حضرت موسیٰ کو لکھا کرتے اور سلیمان اپنے والد داؤد کو لکھا کرتے اور آصف ابن برخیا ویوسف بن عنقا دونون سلیمان کو لکھا کرتے اور یحییٰ بن زکریا حضرت مسیح کو لکھا کرتا۔ ایضا صبح اعشی۔

ہر ایک طرز وطرح کے آدم علیہ السلام نے لکھ کر تین سال قبل آنے موت کے زمین مین دفن کر دیے پھر بعد طوفان ہر ایک قوم نے اپنے اپنے خط نکال لیے ایضاً صبح اعشی

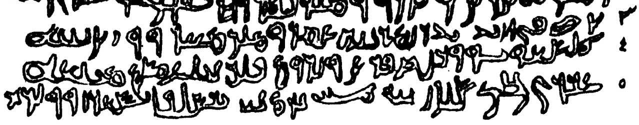

ش ۱ : الخط النبطی

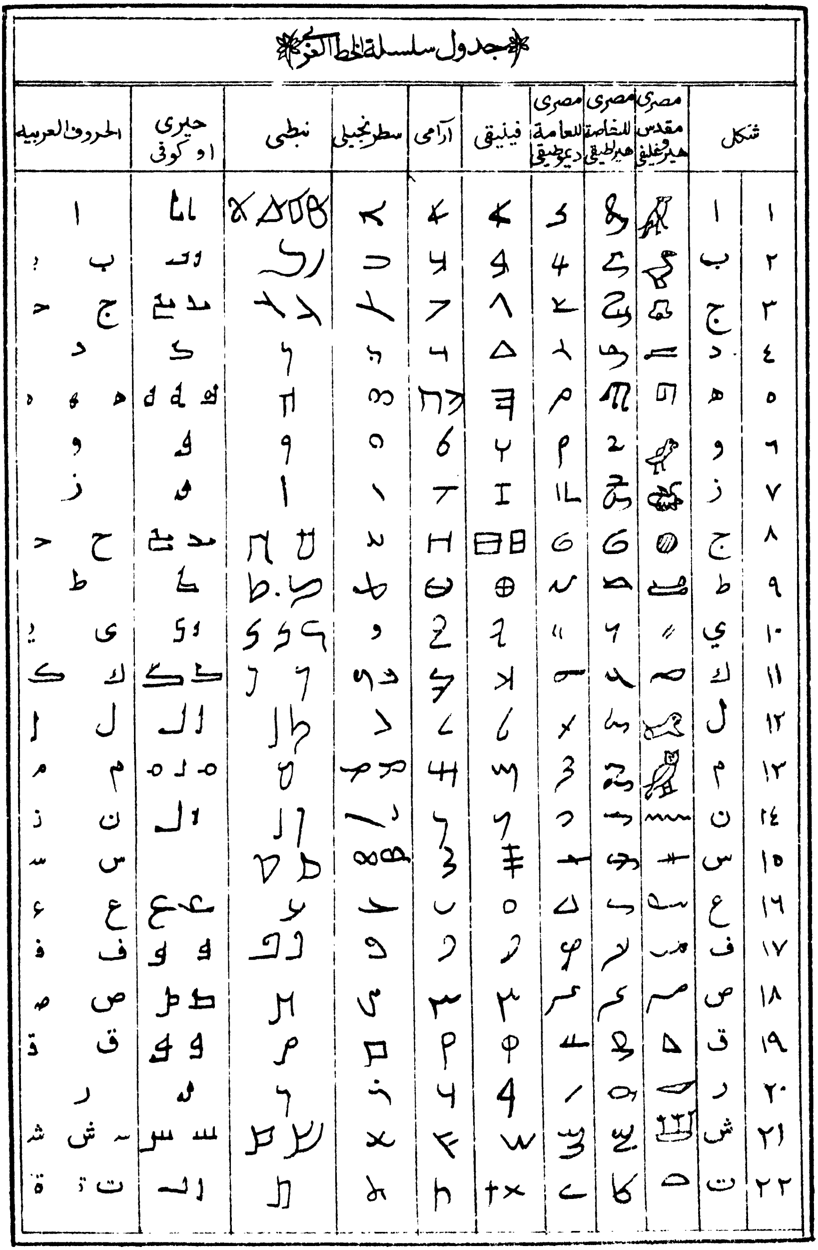
جدول سلسلة الخط العربي
شكل
مصري مقدس هيروغليفي
مصري للخاصة هيراطيقي
مصري للعامة ديموطيقي
فينيقي
آرامي
سطرنجيلي
نبطي
حيري او كوفي
الحروف العربية
١ ا
٢ ب
٣ ج
٤ د
٥ ه
٦ و
٧ ز
٨ ح
٩ ط
١٠ ي
١١ ك
١٢ ل
١٣ م
١٤ ن
١٥ س
١٦ ع
١٧ ف
١٨ ص
١٩ ق
٢٠ ر
٢١ ش
٢٢ ت

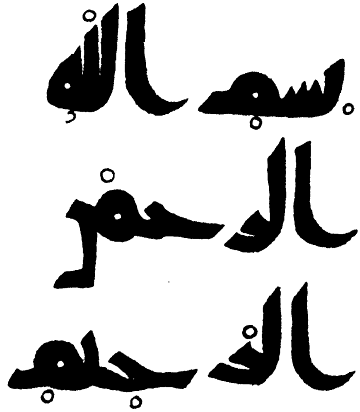

ش ٢ : الخط الكوفى

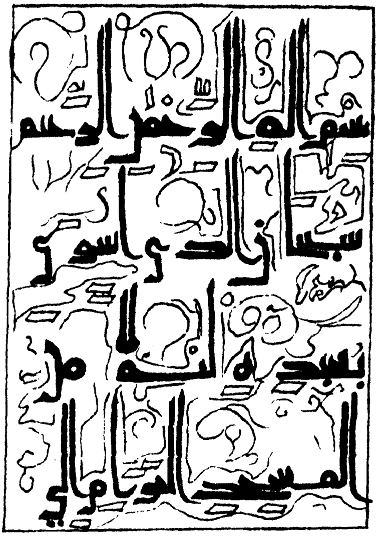

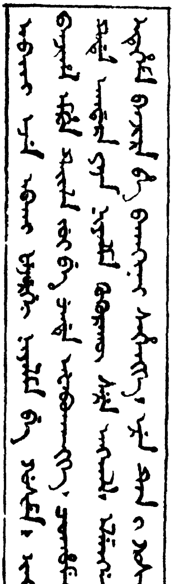

الخط الاو يغوري

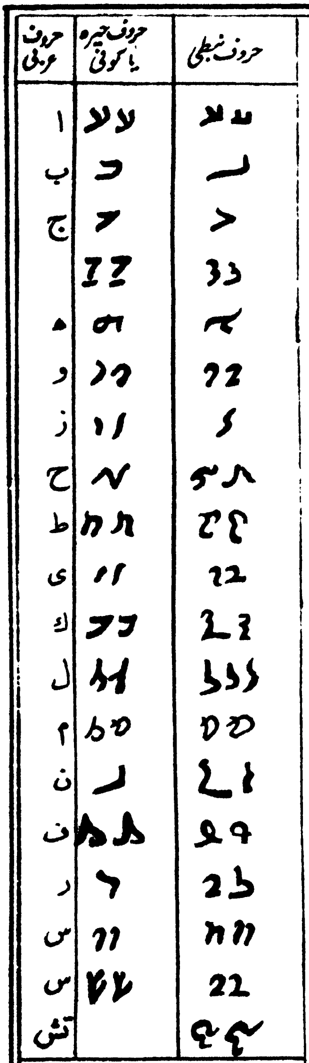

الخط البهلوى الساسانى والآرامى

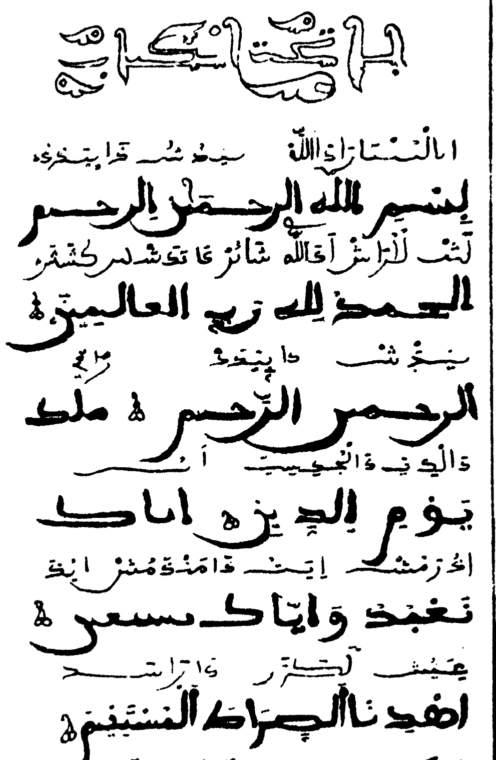

فاتحة الكتاب بالعربية وترجمتها بالاعجمية
الخلدو (الاسانيولي)

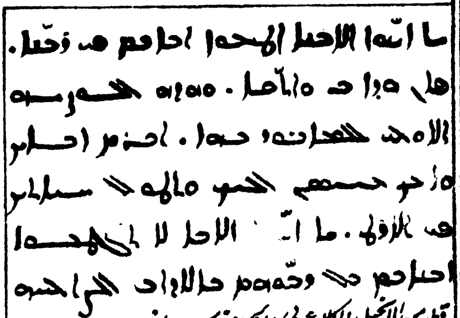

قطعة من الانجيل الكلام عربي والحروف سريانية

الخط الكرشوني

الکلام عربي والحروف عبرانيه

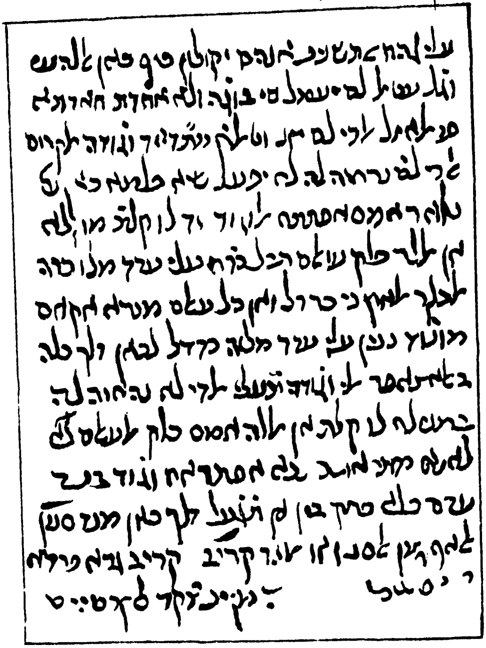

زمانہ نبوت کے مشہور کاتب

عمر[۱] بن الخطاب ۔ علی[۲] بن ابیطالب ۔ عثمان[۳] بن عفان ۔ ابو عبیدہ[۴] الجراح ۔ طلحہ[۵]
وزبیر[۶] بن ابو سفیان ۔ ابو حذیفہ[۷] بن عقبۃ ۔ حاطب[۸] بن عمرو العامری ۔ سہیل[۹] بن عمرو بن العامری
ابو سلمہ[۱۰] بن عبد الاسد المخزومی ۔ ابان[۱۱] بن سعد بن العاص بن امیہ ۔ خالد[۱۲] بن سعد اور اُس کا
بھائی ۔ عبداللہ[۱۳] بن سعد بن ابی سرح العامری ۔ حویطب[۱۴] بن عبد العزے العامری
ابوسفیان[۱۵] بن عبد العزے العامری ۔ معاویہ[۱۶] بن ابی سفیان ۔ جہیم[۱۷] بن الصلت بن مخرمہ

ابن الصلت بن عبد مناف یہ سب قریش ہین اور ایک ان کا حلیف ہے [۱۸] علا ابن الحضرمی یہ جملہ اٹھارہ ہین۔ کذا فی فتوح البلدان۔

اور کتاب استیعاب کی پہلی جلد صفحہ ۲۰ مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن مین ایسے چوبیس صحابہ کے نام لکھے ہین جنسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لکھنے پڑھنے کا کام لیتے تھے۔ ابی[۱] بن کعب۔ زید[۲] بن ثابت۔ عبد[۳] اللہ بن سعد۔ ابوبکر[۴]۔ عمر[۵]۔ عثمان[۶]۔ علی[۷]۔ زبیر[۸] بن العوام۔ خالد[۹]۔ ابان[۱۰]۔ سعید[۱۱]۔ حنظلہ[۱۲]۔ علا[۱۳]۔ خالد[۱۴] بن الولید۔ عبد[۱۵] اللہ بن رواحہ۔ محمد[۱۶] بن مسلمہ عبد[۱۷] اللہ بن عبد اللہ بن سلول۔ مغیرہ[۱۸] بن شعبہ۔ عمرو[۱۹] بن العاص۔ معاویہ[۲۰] بن ابو سفیان۔ جہیم[۲۱] بن الصلت معیقیب[۲۲] بن فاطمہ۔ شرحبیل[۲۳] بن حسنہ۔ عبد[۲۴] اللہ ارقم الزہری۔ یہ وہ لوگ ہین جنسے آنحضرت لکھنے پڑھنے کا کام لیتے تھے اور علاوہ انکے اور بکثرت ہونگے جو لکھنا پڑھنا جانتے ہونگے

آنحضرت کے عہد مبارک مین بہت لوگ صحابہ سے جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے جنمین سے نام کتب تاریخ مین لکھے ہین انکو یہان لکھتے ہین۔

حنظلہ[۱] بن ربیع۔ عمرو[۲] بن رافع۔ رافع[۳] بن مالک۔ سعد[۴] بن عبادہ۔ اسید[۵] بن حضیر۔ منذر[۶] بن عمرو اوس[۷] بن خولی۔ عبد[۸] اللہ بن زید۔ بشیر[۹] بن سعد۔ عبد[۱۰] اللہ بن رواحہ۔ سعد[۱۱] بن الربیع۔ ابو عبس[۱۲] بن جبر عبد[۱۳] الرحمن۔ ابو یونس[۱۴] مولے عائشہ۔ عبد[۱۵] الرحمن بن حر بن عمرو بن زید۔ عبد[۱۶] اللہ بن سعید بن العاص نافع[۱۷] بن ظریب بن عمرو بن نوفل۔ ناجیہ[۱۸] الطفاوی۔ ابی[۱۹] بن کعب۔ زید[۲۰] بن ثابت۔ عبد[۲۱] اللہ بن ابی شرح۔ ابوبکر[۲۲]۔ عمر[۲۳]۔ عثمان[۲۴]۔ علی[۲۵]۔ زبیر[۲۶] بن العوام۔ خالد[۲۷] بن سعید بن العاص۔ ابان[۲۸]۔ سعید[۲۹] ابن العاص۔ حنظلہ[۳۰] بن الاسد۔ علا[۳۱] ابن الحضرمی۔ خالد[۳۲] بن ولید۔ محمد[۳۳] بن مسلمہ۔ عبد[۳۴] اللہ بن عبد اللہ بن ابی سلول۔ مغیرہ[۳۵] بن شعبہ۔ عمرو[۳۶] بن العاص۔ معاویہ[۳۷] بن سفیان۔ جہیم[۳۸] بن الصلت۔ معیقیب[۳۹] ابن فاطمہ۔ عبد[۴۰] اللہ بن ارقم زہری۔ شرحبیل[۴۱] بن حسنہ۔ اسمین انصار و مہاجرین دونون ہین اور

بعض ایسے بھی ہین جو اسلام سے پہلے لکھتے پڑھتے تھے۔

مؤرخین اسمین مختلف ہین کہ کتابت وخطاطی کا فن کب سے شروع ہوا بعض کے نزدیک حضرت ایوب اور بعض کے نزدیک حضرت اسمٰعیل کے عہد سے شروع ہوا ہے اسمین شک نہین کہ عرب مین قدیم سے قبل اسلام اسکا رواج تھا اور سرور کائنات نے اپنے عہد مین بہت ترقی دی ہے۔

جنگ بدر مین ستر آدمی قیدی کفار مکہ سے جنکے پاس مال تھا فدیہ دیکر رہا ہوگئے اور جنکے پاس کچھ نہ تھا ہر ایک کو اہل مدینہ کی لڑکیون سے دس دس لڑکون کو لکھنا سکھائین چنانچہ زید بن ثابت بھی اُنہین کا ہے جسنے لکھنا سیکھا ہے۔

فائدہ۔ جب یہ لڑکے خوب لکھکر واقف ہوگئے تو انکو رہا کر دیا۔ الغرض قیدی بھی خوشنویسی و لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔

عبداللہ بن سعید بن العاص خوشنویس تھے یہ لڑکیون کو خطاطی کی تعلیم دیا کرتے تھے۔

ورقہ بن نوفل آپکے چچا زاد بھائی مکے مین عربی مین تورات لکھا کرتے تھے۔

کیا عرب کے لوگ لکھنا نہین جانتے تھے باہم معاہدہ خطوط کتابین نہین لکھا کرتے تھے

رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے اکثر خطوط لکھکر روانہ فرمائے جو آگے آپکو آپکے خطوط سے معلوم ہوگا آپکے عہد مبارک مین لکھائی پڑھائی نے بہت ترقی پائی آپ بھی ترقی فرماتے اور زید بن ثابت عربی تو لکھا کرتے تھے لیکن آنحضرت کے فرمان سے سریانی و عبرانی بھی دونون سیکھ لیا تھا۔

صلحنامہ حدیبیہ آنحضرت کے قلم مبارک سے لکھا گیا۔ بخاری صلح حدیبیہ۔

سبعہ معلقہ لکھا کر خانہ کعبہ پر لٹکا یا گیا۔ صناجۃ الطرب ص۹۰

عکاظ ایک مشہور مقام ہے مکہ کے نزدیک یہان ایک میلہ ہوا کرتا تھا تمام عرب جمع ہوتے شعرا اپنے اپنے قصیدے سُناتے۔ ہرن، بکری، اونٹ کی جھلی پر یا ریشمی کپڑون پر سنہری حرفون سے لکھکر کعبہ کی دیوارون پر چسپان کرتے۔

توراۃ، انجیل لکھی ہوئی عربون مین موجود تھی۔

پہلے زمانہ مین خطوط فیصلے فرمان اور علوم اور دواوین حساب کتاب وغیرہ اکثر باریک جلد پر لکھتے تھے۔

ابوہریرہ لکھتے ہین کہ آنحضرتؐ نے مجھکو احادیث لکھنے کی اجازت فرمائی اسلیے مین لکھ لیتا تھا

مسلمانون مین بہت سے قبل اسلام کے لکھنا جانتے تھے منجملہ اُسکے

(۱) ابوعیسی بن جبیر اسمہ عبدالرحمن قبل اسلام لکھا کرتا تھا۔ طبقات ج۳ ص۲۴۵

(۲) اُبیؓ اسلام سے پہلے جاہلیت مین لکھنا جانتا تھا۔ طبقات ج۳ ص۵۹

(۳) سعد بن الربیع جاہلیت مین لکھا کرتا تھا۔ طبقات ج۳ ص۷۷

(۴) بشیر بن سعد جاہلیت مین عربی لکھا کرتا تھا۔ طبقات ج۳ ص۸۳

(۵) عبداللہ بن زید جاہلیت مین عربی لکھا کرتا۔ طبقات ج۳ ص۸۷

(۶) اوس بن خولی قبل اسلام عربی لکھتا۔ طبقات ج۳ ص۹۱

(۷) المنذر بن عمرو قبل اسلام عربی لکھا کرتا تھا۔ طبقات ج۳ ص۱۰۰

(۸) اسید بن حضیر جاہلیت مین عربی لکھا کرتا۔ طبقات ج۳ ص۱۳۱

(۹) سعد بن عبادہ جاہلیت سے عربی لکھتا تھا۔ طبقات ج۳ ص۱۴۲

(۱۰) رافع بن مالک جاہلیت سے بڑا تیرانداز و خوشنویس تھا اور عوام اور رومی خط بھی جانتا تھا۔ طبقات ج۳ ص۱۴۸

فاروق اعظم کے اسلام لانے مین اُنکے بہن بہنوئی کو ایک صحابی لکھے ہوے قرآن سے تعلیم دے

رہے تھے۔کتب تاریخ مین علاوہ ان دس کے اور بھی بہت صحابہ تھے جو اسلام سے پہلے لکھنا جانتے جیسے خلفا اربعہ بھی جاہلیت سے پہلے لکھتے پڑھتے تھے۔

اب یہ امر قابل غور ہی کہ سب سے پہلے جو آیت آنحضرتؐ پر نازل ہوئی وہ سورۂ اقرأ ہے

اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ۔

فائدہ۔خدا ایسا کریم ہے جس نے تحریر کے ذریعہ سے اپنے نبی کریم کو پہلے لکھنا بتلایا جس سے صاف ظاہر ہو کہ انسانی خوبیوں مین سب سے اعلی و اکمل لکھائی و تحریر ہے کہ اپنے نبی کو پہلے اُسکی تعلیم مرحمت فرمائی۔

فائدہ۔عبداللہ بن سعید بن العاص خوشنویس کو مدینہ مین تحریری تعلیم پر مقرر کیا کہ وہ لوگون کو لکھنا بتائین۔

فائدہ۔جنگ بدر کے مفلس قیدیون کی رہائی یہی فدیہ تھا کہ وہ دس دس بچیون کو لکھنے کی تعلیم دین اور خطاطی سکھائین چنانچہ اسی پر اُنکا فیصلہ ہوا۔

فائدہ۔قولہ تعالیٰ یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰی اَجَلٍ فَاکْتُبُوْهُ (ترجمہ) اے مسلمانون اگر تم اُدھار کا معاملہ کرو اور اُسکے لیے ایک وقت مقرر کرو تو اُس معاملہ کو لکھ لو۔اس آیت سے کئی امور طے ہوگئے ایک یہ کہ عہد نبوت مین بکثرت مسلمان لکھنا جانتے تھے اور یہ کہ لکھنے پڑھنے کے اسباب و اشیا بھی اُسوقت موجود تھے۔

فائدہ۔وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ سے صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت کی تبلیغ تمام خوبیون کیلیے ہے جسمین خطاطی و لکھائی بھی داخل و شامل ہے۔

زمانہ نبوت مین پانچ عورتین کاتبہ تھین۔شفاؓ بنت عبدالشمس بن خلف قرشیہ یہ جاہلیت کی کاتبہ ہے۔حفصہؓ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم۔ام کلثومؓ بنت عقبہ۔عائشہؓ بنت سعد

کریمہ بنت المقداد یہ پانچ عورتین اسلام مین مشہور کاتبہ تھین - فتوح البلدان -
خطاطی مین پہلا شخص عبداللہ بن سعد بن ابی سرح ہے - حنظلہ بن الربیع بن ریاح الاسدی
نے ایک وزیر رسول اللہ کے سامنے لکھا تو کاتب مشہور ہوگیا -

قرآن مجید عہد نبوت مین لکھا ہوا

جسقدر قرآن نازل ہوتا جاتا اُسیقدر آنحضرت اُسکو لکھواتے کہ فلان آیت فلان جگہ لکھو

حضرت عائشہ کے پاس قرآن لکھا ہوا تھا - کتاب الاذان وفضائل القرآن - بخاری
عبداللہ بن عمر کے پاس قرآن لکھا ہوا تھا - طبقات ج۴ ص۱۱۱
حضرت حفصہ کے پاس قرآن لکھا ہوا تھا - ۔ ج۸ ص۲۲
حنظلہ کہتے ہین مین نے قرآن فروخت ہوتے ہوئے دیکھا ہے - طبقات ج۷ ص۲۱۳
فاروق اعظم کے پاس قرآن لکھا ہوا تھا - استیعاب ج۲ ص۲۸۸
ایک شخص نے مع تفسیر قرآن لکھا تو ضائع کر دیا گیا -
ایک شخص نے قرآن باریک قلم سے لکھا تو خلیفہ نے اُسکو منع و تنبیہ کی -
عقبہ بن عامر صحابی کا لکھا ہوا قرآن ابن یونس نے مصر مین دیکھا ہے - ذہبی ج۱ ص۳۶
عبداللہ بن مسعود نے ایک مصحف مطلا دیکھا تو فرمایا قرآن کی بہتر زینت تلاوت سے ہے -
کنز العمال ج۱ ص۲۳۱

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ مصاحف لٹکے ہوے دیکھے تو فرمایا خدا ایسے شخص کو عذاب دیگا جسکو قرآن یاد ہو - یہ امر صاف طور پر ظاہر ہے کہ آنحضرت کے عہد مین صحابہ قرآن لکھتے ہے - کنز العمال ج۱ ص۲۲۲

حضرت علیؓ نے فرمایا مصحف کو باریک قلم سے لکھکر چھوٹا نہ کرو۔ کنز العمال ج۱ ص۲۳۰

عبدؓ اللہ بن نافع سے حضرت ام سلمہ نے قرآن لکھوایا۔ کنز العمال ج۱ ص۲۳۷

ابو الدرداء صحابی کے ہمراہ خلافت عمری مین دمشق سے ایک گروہ آیا تاکہ وہ اپنا لکھا ہوا قرآن ابیؓ۔ زید علی وغیرہ اہل مدینہ کو دکھا مین۔ کنز العمال ج۱ ص۱۵۵

علامہ ابن خلدون نے اپنی کتاب کے مقدمہ مین لکھا ہی کہ عہد نبوت مین لکھنے والے اور وہ چیز جس پر قرآن لکھے جاوین بکثرت موجود تھین۔

حضرت انسؓ سے ایک روایت ہے کہ رسول خدا کی حیات مین چند صحابہ نے پورا قرآن لکھا تھا اور ابو زید کا لکھا ہوا قرآن انس کو ترکہ مین ملا تھا۔ کذا فی البخاری۔

کسی گفتگو مین قبیلہ خزرج نے فخراً کہا ہمارے قبیلہ مین چار شخصون نے پورا قرآن لکھا ہے استیعاب ج۱ ص۱۰۷

تاریخون سے ثابت ہے کہ بہت سے صحابہ نے قرآن لکھا ہی بعض کا نام ہم ذکر کر چکے ہین منجملہ انکے عبادۃ بن الصامت نے بھی آنحضرت کے عہد مین پورا قرآن لکھا تھا۔ تہذیب التہذیب ج۵ ص۱۱۲

عبادۃؓ بن الصامت کو حضرت عمر نے اپنی خلافت مین فلسطین بھیجا کہ وہان قرآن کی تعلیم دین پس یہ مرتے وقت تک وہین رہے۔

عبرانی سریانی عربی تینون خط لکھنے والے

رافعؓ بن مالک۔ سعدؓ بن عبادہ۔ اُسیدؓ بن حضیر۔ عبدؓ اللہ بن ابیؓ۔ اوسؓ بن خولی سویدؓ بن الصلت حضیرؓ الکتائب۔ زیدؓ بن ثابت۔

زید بن ثابت لکھتا ہے کہ آنحضرت نے مجھسے فرمایا مجھ کو خوب ہے کہ میرے خط پڑھنے

غیر قومین کم و بیش کرین (کیونکہ میرا خط عربی ہے) لہذا تو زید سریانی خط سیکھ لے تو مین نے سترہ روز مین سریانی و عبرانی خط سیکھ لیا۔ اصابہ فی صحابہ اسکے قریب قریب فتوح البلدان مین بھی آیا ہے۔

خط عربی کی ابتدا کیونکر ہوئی

عرب مین بوجہ جنگ و جدل کے خطاطی و کتابت کا چرچا بہت کم تھا ایک زمانہ مدید تک یہی حال رہا عراق۔ حجاز۔ شام مین نبطی عبری سریانی خط تھا۔ کلام عربی و خط نبطی و عبری و سریانی مین لکھتے تھے یہانتک اسلام آگیا اور عربون نے نبطی سے نسخ و سریانی سے کوفی خط تیار کیا اول جس نے اس خط کی ایجاد کی ہو وہ پسران عبد الملک کندی ہین انھون نے انبار سے خطاطی کی تعلیم حاصل کی تھی۔ پھر ایک بھائی نے مکہ مین ابوسفیان کی بہن سے نکاح کر لیا تو یہان قریش اہل مکہ نے اُس سے خطاطی سیکھی۔ کذا قال فرید وجدی عن جلال الدین سیوطی اور اکسیر فی اصول تفسیر مین بھی اسکے قریب قریب ہے۔

اور فتوح البلدان بروایت عباس بن ہشام بن محمد سائب کلبی وہ اپنے باپ دادا سے روایت کرتا ہی کہ بنی طے قبیلہ کے تین شخص مرامر بن مرہ و اسلم بن سدرہ و عامر بن جدرہ ان تینون نے ملکر ایک قسم حروف ہجا وضع کیے ان حروف سریانی سے حروف عربی کو تیار کیا پھر ان تینون نے اہل انبار کو خطاطی کی تعلیم دی پھر اہل انبار نے اہل حیرہ کو خطاطی سکھائی اور اتفاق سے بشر بن عبد الملک بن الجن کندی نصرانی حیرہ مین آکر ٹھہرا بشر نے اہل حیرہ سے عربی خط سیکھا پھر بشر بن عبد الملک مکہ مین آیا تو لوگون نے اسکو دیکھا تو سفیان بن امیہ بن عبد الشمس اور ابو قیس بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب ان دونوں نے بشر بن عبد الملک سے

خطاطی سیکھی پھر بشر و سفیان و ابوقیس تینون طائف تجارت کیلیے گئے تو طائف مین غلان بن سلمہ ثقفی نے اُنسے خطاطی سیکھی پھر بشر اُن سے جدا ہوکے دیار مضر کو چلا گیا وہان جاکر مصر مین عمرو بن زرارہ بن عدس نے بشر سے خطاطی سیکھی اور عمرو بن زرارہ کاتب مشہور ہوگیا پھر بشر بن عبدالملک شام مین آیا تو یہان بہت لوگون نے اُس سے خطاطی سیکھی اور ایک شخص اہل وادی القری نے بھی اُس سے خطاطی سیکھی تو اُسنے اپنے ملک مین جاکر اپنے ملک والون کو خطاطی سکھایا یہانتک گانؤن گانؤن یہ خط پھیل گیا۔

اہل تاریخ مین اختلاف ہے کہ خطاطی کا فن کب سے شروع ہوا ہے

بعض کے نزدیک حضرت ایوب علیہ السلام سے بعض کہتے ہین کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کے عہد سے شروع ہوا ہی بہرحال اسمین شک نہین ہی کہ اسلام سے پہلے عرب مین اسکا رواج تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین اسکو بہت ترقی ہوئی ہی۔ جنگ بدر مین ستر آدمی اہل مکہ سے مفلس قیدی جو فدیہ ادا نہین کرسکے ہرایک کے ذمہ دس دس لڑکے اہل مدینہ کے اُنکے حوالہ کیے گئے کہ وہ انکو لکھنا سکھائین۔ کذا فی صناجۃ الطرب ص۳۵۷

سیل نے اپنے مقدمہ ترجمۃ القرآن ص۱۲ مین لکھتا ہی کہ مرامرہ کے حروف خط کوفی سے بہت مشابہ ستھے اور حمیری سے بالکل مختلف۔ اول قرآن بھی اسی خط مین لکھا گیا تھا یہ خوبصورت حرف ستھے جو اب دیکھے جاتے ہین۔

ابن خلکان جلد اول ص۱۲۵ مین لکھتا ہی کہ لوگ حضرت عثمان کے مصحف مین کچھ اوپر چالیس برس عبدالملک بن مروان کے عہد تک پڑہتے ستھے نقطے نہونے سے غلطیان بہت ہونے لگین یحییٰ بن یعمر نے نقطے ایجاد کیۓ بعد مین اعراب حرکات ایجاد ہوئے مفتاح السعادۃ جلد اول ص۔

له بعض مقامات پر حضرت علی کی تحریک سے نقطے و اعراب ایجاد ہوئے بیان ۱۲

ہین لکھا ہی کہ خط عربی بنی سطے قبیلہ کے تین شخصون نے ایجاد کیا مرآمرہ نے حروف وضع کیے اور نقطے لگائے اور دوسرا اسلم جس نے وصل فصل قرار دیا تیسرا عامر جس نے حرکتین زیر۔ زبر پیش لگائین۔ ابوسفیان برادر حرب حیرہ سے سیکھ کے مکہ مین آیا ابوسفیان بن حرب کو سکھایا ابوسفیان بن حرب سے عمر فاروق اور قریش کی جماعت نے سیکھا۔

رسول اللہ کے قلم مبارک کے مکاتیب و فرامین

صلحنامہ حدیبیہ بقلم مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ فَاَبٰى اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يَدَعُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضٰى هُمْ عَلٰى اَنْ يُقِيْمَ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوْا هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا لَا نُقِرُّ بِهَا فَلَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا مَنَعْنَاكَ لٰكِنْ اَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ[1] اُمْحُ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاللّٰهِ لَا اَمْحُوْكَ اَبَدًا فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ بِسِلَاحٍ اِلَّا فِي الْقِرَابِ وَاَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ اَهْلِهَا بِاَحَدٍ اِنْ اَرَادَ اَنْ يَتْبَعَهُ وَاَنْ لَا يَمْنَعَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِهِ اَرَادَ اَنْ يُقِيْمَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا[1]۔ كذا في البخاري مطبع مجتبائی دہلی ج۱ ص۳۷۲

[1] قال السہیلی کتب علی ذلک الیوم نسختین احداہما مع رسول اللہ صلے اللہ وسلم والاخری مع سہیل وشہد فیہا ابوبکر وعمر وعبدالرحمن بن عوف وسعد بن ابی وقاص وابوعبیدة بن الجراح ومحمد بن مسلمة ومکرز بن حفص وہو یومئذ مشرک وحویطب بن عبد العزی ج۶ ص۲۱۴ الفتح

والحدیث ایضا اخرجه النسائی عن احمد بن سلیمان عن عبید بن موسیٰ وکذا اخرج احمد عن حجین بن المثنی عن اسرائیل ولفظه فاخذ الکتاب فکتب مکان رسول الله (صلی الله علیه وسلم) هذا ما قاضی علیه محمد بن عبد الله فقد تمسک العلماء بظاهر هذه الروایة ان النبی صلی الله علیه وسلم کتب بیده - کذا فی فتح الباری والعینی -

وفی روایة لمسلم فمحاه النبی صلی الله علیه وسلم بیده وکذا لک بروایة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ارنی مکانها فاراه مکانها فمحاها وکتب محمد بن عبد الله فاقام بها ثلاثة ایام الخ قال قاضی عیاض احتج بهذا اللفظ ان النبی صلی الله علیه وسلم کتب ذلک بیده علی الظاهر هذا اللفظ وفی ذلک لامانع ان یعرف الکتابة من غیر تعلیم فتکون معجزة وذکر ابن دحیة ان جماعة من العلماء ذهب الیها منهم ابو ذر الهروی وابو الفتح النیشاپوری وآخرون من العلماء افریقة وغیرها -

احتج بعضهم کذلک بما اخرجه ابن ابی شیبة من طریق مجاهد عن عون بن عبد الله قال ما مات رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی کتب وقرأ قال مجاهد فذکرته للشعبی فقال صدق فتح الباری ج صـ ۳۸۶

ترجمہ صلحنامہ حدیبیہ بقلم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

براء بن عازب سے ایک روایت ہے کہ ذیقعدہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا ارادہ فرمایا تو (بمقام حدیبیہ) اہل مکہ نے آنحضرت کو مکہ جانے سے روک دیا یہانتک کہ یہ طے پایا کہ حدیبیہ مین تین روز آپ قیام کرین اور جب صلحنامہ یون لکھا گیا

کہ جو فیصلہ کرے محمد رسول اللہ تو اہل مکہ نے کہا کہ ہم تو اسکے قائل نہین کہ آپ رسول اللہ ہین اگر ہم آپ کو رسول اللہ جانتے تو آپ کو مکہ جانے سے کیون روکتے لیکن آپ محمد ابن عبد اللہ ہین آپ نے فرمایا مین محمد بن عبد اللہ و محمد رسول للہ دونون ہون حضرت علی (کاتب صلحنامہ تھے) آپ نے فرمایا کہ محمد رسول للہ کو مٹا دو حضرت علی نے کہا قسم ہے مین تو محمد رسول اللہ کو ہرگز نہین مٹاؤنگا پس رسول اللہ نے (کاغذ صلحنامہ) کو لے لیا پھر اُسپر آپ نے یہ لکھدیا جو فیصلہ کیا محمد بن عبد اللہ نے کہ نہین داخل ہونگے ہم مکہ مین سلاح سے مگر میان مین رہینگے اور کسی ایک کو بھی اہل مکہ سے نہین لیجائینگے اگر وہ ہمارے ساتھ جانا بھی چاہے اور نہ ہم اپنے کسی اصحاب کو منع کرینگے اگر وہ مکہ مین رہنا چاہے۔ بخاری

اور ایک روایت ہے اسرائیل سے اُسکا لفظ یہ ہی کہ آپ نے اُس کاغذ صلحنامہ کو لیلیا پھر آپ نے رسول اللہ کی جگہ یہ لکھا یہ فیصلہ ہے محمد بن عبد اللہ سے بس تحقیق اس لفظ سے علما کا مسلک ہے کہ صلحنامہ جو حدیبیہ مین لکھا گیا تھا وہ آپ کے قلم مبارک سے لکھا گیا ہی۔ فتح الباری عینی

اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آپ نے علی سے فرمایا محمد رسول اللہ کہاں لکھا ہے تو آپ کو وہ جگہ بتائی گئی تو آپ نے اُسکو مٹا کر اپنے ہاتھ سے محمد بن عبد اللہ لکھدیا۔ اور ایک روایت بالا سے صاف ظاہر ہی کہ آپ فن خطاطی سے پورے واقف تھے۔ (کیون نہو کہ آپ کو خطاطی کی تعلیم جبرئیل نے دی ہے)۔

علماء نیشاپور و افریقہ کا مسلک ہے کہ آپ کو لکھنا پڑھنا خوب آتا تھا اور ابن ابی شیبہ مین بروایت عون بن عبد اللہ کو اہی کہ آپ انتقال تک لکھتے پڑھتے تھے حتٰی کہ مرض موت مین بھی آپ نے فرمایا کہ لاؤ قلم دوات کہ مین تمکو لکھدون کہ میرے بعد تم گمراہ نہو۔ فتح الباری ج ۳۶

حدیبیہ کے صلحنامے دو لکھے گئے تھے ایک آنحضرت کیلئے دوسرا اہل مکہ کے پاس رہا

آنحضرتؐ کی مُہر کی تیاری کا سبب

لَمَّا رَجَعَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُدَیْبِیَۃِ کَتَبَ اِلَی الرُّوْمِ فَقِیْلَ اَنَّھُمْ لَا یَقْرَؤُنَ کِتَابًا اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ مَخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ خَاتِمًا مِنْ فِضَّۃٍ فِیْہِ ثَلَاثَۃُ اَسْطُرٍ۔ مُحَمَّدٌ۔ سطر۔ رَسُوْلُ۔ سطر۔ اللّٰہ۔ سطر۔ وَخَتَمَ الْکِتَابَ۔

جب آنحضرت حدیبیہ سے واپس تشریف لائے تو آپ نے اہل روم کو فرمان لکھا اور کسی نے کہا کہ اہل روم کا قاعدہ ہے کہ بے مہر کے خط کو نہیں پڑھتے پھر آپ نے مہر تیار کروائی اور نگینہ اُسکا چاندی کا تھا اُسمیں تین سطر کھدوائی ایک سطر محمد دوسری سطر رسول تیسری سطر اللہ۔ مہر مبارک لگائی گئی۔ کذا فی کتب صحاح و تاریخ۔

فرمان بطرف ہرقل

وَکَتَبَ اِلٰی ھِرَقْلَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی ھِرَقْلَ عَظِیْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَدْعُوْکَ بِدِعَایَۃِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ یُؤْتِکَ اللّٰہُ اَجْرَکَ مَرَّتَیْنِ فَاِنْ تَوَلَّیْتَ فَاِنَّ عَلَیْکَ اِثْمَ الْاَرِیْسِیِّیْنَ یَا اَھْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۔ رواہ البخاری ومسلم وغیرھما

تحریری فرمان ہرقل کو۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ فرمان ہے رسول اللہ کی جانب سے

طرف ہرقل سردار روم کیطرف سلام ہو اسپر جو پیروی کرے اسلام کی لیکن بعد حمد الٰہی تحقیق مین
تجھ کو دعوت اسلام پر بلاتا ہون کہ امن مین رہے تو اور اللہ تعالے تجھ کو دونا اجر دیگا پس اگر تونے
اسلام سے روگردانی کی پس بیشک (ارسین) کا گناہ تیرے سر پر ہے (ارسین۔ پیرو رعایا) اے
اہل کتاب آجاؤ تم ایک کلمہ توحید کیطرف جو ہم تم دونون اُسمین برابر ہین کہ نہ عبادت کرین ہم
مگر ایک ذات اللہ تعالے کی اور نہ شریک کرین ہم تم ساتھ اللہ کے کسی کو اور نہ ہم آپس مین
ایک دوسرے کو اپنا پروردگار قرار دین سوائے اللہ تعالے کے اگر اُس سے پھر گئے بھی کہدو
اور گواہ ہو جاؤ کہ ہم تو مسلمان ہین

وقد کتب صلی اللہ علیہ وسلم الی کسریٰ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وسلم) اِلٰی کِسْرٰی
عَظِیْمِ فَارِسْ سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی وَاٰمَنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَشَھِدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَدْعُوْکَ بِدِعَایَۃِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ
اللّٰہِ اِلَی النَّاسِ کُلِّھِمْ لِاُنْذِرَ مَنْ کَانَ حَیًّا وَّیَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَی الْکَافِرِیْنَ اَسْلِمْ تَسْلَمْ فَاِنْ تَوَلَّیْتَ
فَعَلَیْکَ اِثْمُ الْمَجُوْسِ الخ کذا فی کتب احادیث وتاریخ۔ اس فرمان کا لفظ اَدْعُوْکَ اور
فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اس امر کا ثبوت دے رہے ہین کہ ہم تو رسول کے قلم مبارک سے صادر ہوے ہین

ترجمہ۔ تحقیق لکھا فرمان رسول اللہ نے کسرے کو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم از جانب محمد رسول اللہ بطرف کسریٰ شاہ فارس سلام ہو اُسپر جو
پیروی کرے اسلام کی اور ایمان لاوے ساتھ اللہ اور اُسکے رسول کے اور گواہی دے کہ نہین
کوئی لائق عبادت کے سوائے اللہ ایک اکیلے کے کہ نہین شریک اُسکا اور بیشک محمد اُسکا بندہ و

رسول ہی اور مین بلاتا ہون تجھکو طرف توحید الٓہی عز وجل کے بیشک محمد کو اللہ تعالےٰ نے تمام لوگون کیطرف رسول کرکے بھیجا ہے کہ جو زندہ ہی اُسکو مین نارجہنم سے ڈراؤن اور کافرون پر جو اللہ کا حکم ثابت ہوچکا ہی تو اسلام لا تو امن مین رہیگا پس اگر تو نے اسلام سے روگردانی کی پس تیرے سر ہے گناہ تمام مجوس کا۔

کتب صلی اللہ علیہ وسلم الی النجاشی ملک الحبشۃ

اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اِلَیْکَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ وَاَشْھَدُ اَنَّ عِیْسٰی بْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَکَلِمَتُہٗ اَلْقَاھَا اِلٰی مَرْیَمَ الْبَتُوْلِ الطَّیِّبَۃِ الْحَصِیْنَۃِ فَحَمَلَتْ بِعِیْسٰی فَخَلَقَہٗ مِنْ رُّوْحِہٖ وَنَفْخِہٖ کَمَا خَلَقَ اٰدَمَ بِیَدِہٖ وَاِنِّیْ اَدْعُوْکَ اِلَی اللّٰہِ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَالْمُوَالَاۃُ عَلٰی طَاعَتِہٖ وَاِنْ تَتَّبِعَنِیْ وَتُؤْمِنَ بِالَّذِیْ جَآءَنِیْ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَاِنِّیْ اَدْعُوْکَ وَجُنُوْدَکَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَقَدْ بَلَّغْتُ وَنَصَحْتُ فَاقْبَلُوْا نَصِیْحَتِیْ وَقَدْ بَعَثْتُ اِلَیْکُمْ اِبْنَ عَمِّیْ جَعْفَرًا وَمَعَہٗ نَفَرٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

اِنِّیْ۱ اَدْعُوْکَ۔ جَآءَنِیْ۲۔ فَاِنِّیْ۳ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ وَاِنِّیْ۴ اَدْعُوْکَ۔ بَلَّغْتُ۵۔ بَلَّغْتُ۶ وَنَصَحْتُ۷ نَصِیْحَتِیْ۸۔ قَدْ بَلَّغْتُ یہ آٹھون صیغے واحد متکلم کے اپنی زبان حال سے کہہ رہے ہین کہ ہم تو رسول اللہ کی زبان وقلم سے ظاہر ہوئے ہین۔

فرمان یہود خیبر کو

ذکر فی السیرۃ المحمدیۃ انہ اخرج ابو اسحاق وابو نعیم عن عبد اللہ بن عباس رض

كَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَهُوْدِ خَيْبَرَ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَصَاحِبِ مُوْسٰى وَأَخِيْهِ وَالْمُصَدِّقِ بِمَا جَاءَ بِهِ مُوْسٰى أَلَا إِنَّ اللّٰهَ قَالَ لَكُمْ يَا مَعْشَرَ يَهُوْدَ وَأَهْلَ التَّوْرٰىةِ وَإِنَّكُمْ لَتَجِدُوْنَ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِكُمْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَإِنِّيْ أَنْشُدُكُمْ بِالَّذِيْ أَطْعَمَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى وَأَيْبَسَ الْبَحْرَ لِآبَائِكُمْ حَتّٰى أَنْجَاهُمْ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ أَلَا أَخْبَرْتُمُوْنِيْ هَلْ تَجِدُوْنَ فِيْمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُؤْمِنُوْا بِمُحَمَّدٍ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ أَدْعُوْكُمْ إِلَى اللّٰهِ وَإِلٰى رَسُوْلِهِ۔

اس تحریری فرمان مین واجب العمل چار الفاظ ہین اِنِّیْ اَنْشُدُکُمْ۔ اَلَا اَخْبَرْتُمُوْنِیْ۔ هَلْ تَجِدُوْنَ۔ اَدْعُوْکُمْ اس امر پر دلالت کرتے ہین کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قلم مبارک سے صادر ہوئے ہین۔

ترجمہ۔ سیرۃ محمدیہ مین ابو اسحاق و ابو نعیم عن عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ لکھا رسول اللہ نے فرمان یہود خیبر کو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (فرمان ہی) محمد رسول اللہ کی جانب سے جو صاحب ہے موسٰی کا اور بھائی ہی اُسکا (نبوت مین) اور تصدیق کرتا ہی اسکی جو موسےٰ کو دیا گیا ہی سلے گروہ یہود اور اہل توراۃ کیا اللہ تعالےٰ نے تم سے نہین کہا البتہ پاتے ہو تم اپنی کتاب مین کہ محمد اللہ کا رسول ہی اور وہ لوگ جو اُسکے ساتھ ایمان لائے ہین وہ بہت سخت ہین کفار پر اور آپین بہت ہی رحم دل ہین دیکھا تو نے اُنکو رکوع و سجدہ کرتے اور تلاش کرتے ہین فضل الٰہی

اور اُسکی رضامندی کو اُس سے اور مین قسم دلاتا ہون تمکو اللہ تعالے اور اُسکی جس نے اُتارا تم پر تورات کو اور قسم دلاتا ہون اُس ذات کی جس نے کھلایا تمھاری پڑیون کو من و سلوے اور خشک کیا دریا کو تمھارے باپ دادا کیلیے یہانتک نجات دی اُنکو فرعون اور اسکی تکلیف سے کیون نہین خبر دیتے تم مجھ کو کیا پاتے ہو تم اس کتاب مین جو تم پر نازل کی اللہ تعالے نے کہ ایمان لاؤ محمد پر بیشک ظاہر ہوگیا اسلام کفر پر اور بُلاتا ہون مین تم کو اللہ اور اُسکے رسول کیطرف۔ تمت۔ اسارات صد ۳۲۰

آنحضرت صلعم کا فرمان خطی بنام مقوقس شاہ مصر و اسکندریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من محمد بن عبد اللہ و رسولہ الی مقوقس عظیم القبط سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ اِسْلَمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ اِثْمُ الْقِبْطِ يَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۔

بَعَثَ بِهٖ مَعَ حَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَةَ فَاَخَذَ كِتَابَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَهٗ فِیْ حُقٍّ مِنْ عَاجٍ ثُمَّ خَتَمَ عَلَيْهِ وَدَفَعَهٗ لِجَارِيَةٍ لَهٗ ۔ كذا فی كتب الصحاح والتاريخ

اس فرمان والاشان مین فَاِنِّیْ اَدْعُوْكَ بین شہادت ہے کہ یہ فرمان مبارک آنحضرت صلعم کے قلم مبارک سے صادر ہوا ہی جسکا انکار امر محال ہے۔

اس فرمان کے جواب مین ایک خط اور دو لڑکیان قبطی خاندان سے اور ایک خچر دلدل نام اور

ایک مصری گدھا یعفور نام کا اور ایک گلاس کانچ کا اور ایک ہزار مثقال سونا وغیرہ بھیجا لیکن بطمع زوال سلطنت مسلمان نہ ہوا یہانتک حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت مین مصر فتح ہوا۔

عکسی فرمان بقلم آنحضرتؐ

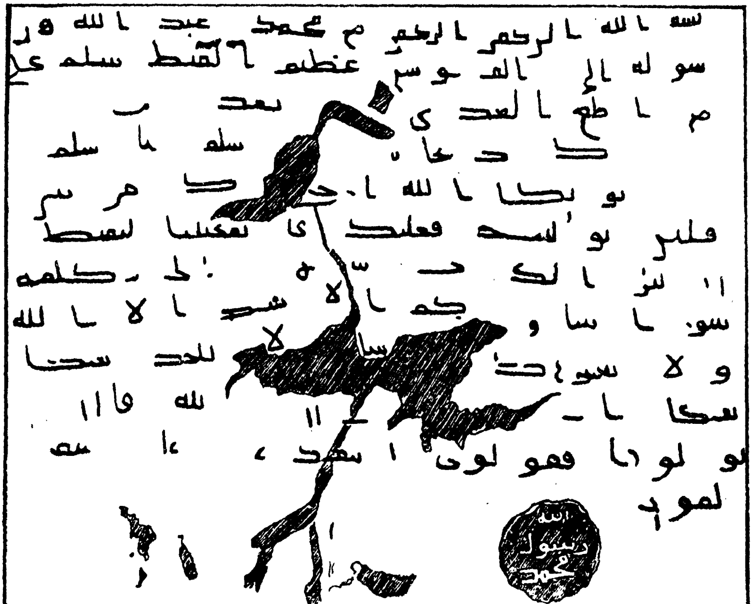

یہ اس مبارک خط کا چربہ ہے جسکو جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ۷ھ ہجری میں حاطب بن ابی بلتعہ عمرو بن عمیر بن بلمہ کے ہاتھ مہر لگاکر مصر میں قبط کے بادشاہ مقوقس کے پاس ارسال فرمایا تھا یہ مبارک خط ایک فرانسیسی نے سفر قبط میں مصر کے شہروں میں سے اخمیم کے گرجا میں ایک قبطی راہب کے پاس سے خریدا تھا اور سلطان عبدالمجید خاں والی دولت عثمانیہ کی خدمت میں اسے لیکر حاضر ہوا اور ہدیۃً پیش کیا سلطان نے اسے نہایت حفاظت سے دیگر تبرکات کیساتھ قسطنطنیہ میں رکھنے کا حکم صادر فرمایا قسمت سے اسکا عکس ہندوستان میں بھی پہنچا اور اسکے ایک عکس سے ہمکو بھی عزت حاصل ہوئی

عکسی فرمان

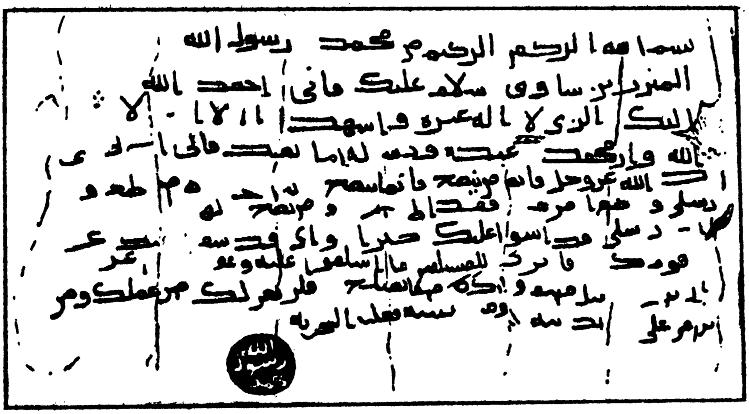

بسم الله الرحمن الرحيم محمد رسول الله
الى المنذر بن ساوى سلام عليك فانى احمد الله
اليك الذى لا اله غيره واشهد ان لا اله الا
الله وان محمدا عبده ورسوله اما بعد فانى اذكرك
الله عز وجل فانه من ينصح فانما ينصح لنفسه وانه من يطعهم
ويتبع امرهم فقد اطاعنى ومن نصح لهم فقد نصح لى
وان رسلى قد اثنوا عليك خيرا وانى قد شفعتك فى
قومك فاترك للمسلمين ما اسلموا عليه وعفوت عن
اهل الذنوب فاقبل منهم وانك مهما تصلح فلن نعزلك عن عملك ومن
اقام على يهودية او مجوسية فعليه الجزية

اس نامہ مبارک کی اصل اور سند یہ ہے کہ ایک فرانسیسی سیاح نے اطراف بلاد مصر ۱۲۷۵ھ میں ایک قبطی راہب سے مول لیکر ہدیۃً سلطان المعظم امیر المومنین عبد المجید خان عثمانیؒ کی خدمت میں پیش کیا اعلیٰحضرت نے قسطنطنیہ میں ہمراہ دیگر تبرکات نبوی ؐ کے محفوظ رکھا۔ اسکا عکس متعدد حضرات کی وساطت سے ہندوستان میں پہونچا۔ دیکھو نقل صفحہ (۳۹)

فرمان آنحضرت صلعم بجواب خط منذر بن ساوے

فکتب صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ من محمد رسول اللہ الی المنذر بن ساوی سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ھو واشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ اما بعد فانی اذکرک اللہ عزوجل فانہ من یصنع لنفسہ وانہ من یطیع رسولی ویتبع امرھم فقد اطاعنی ومن نصح لھم فقد نصح لی وان رسلی قد اثنوا علیک خیرا وانی قد شفعتک فی قومک فاترک للمسلمین ما اسلموا علیہ وعفوت عن اھل الذنوب فاقبل منھم وانک مھما تصلح فلن نعزلک عن عملک ومن اقام علی یھودیۃ او مجوسیۃ فعلیہ الجزیۃ الخ۔ کذا فی المواھب وکتب احادیث وتاریخ۔

اس خط مبارک مین توحید ونصیحت نبوت کی شان ظاہر ہوتی ہے کہ انبیاء کی قلمی تحریرین ایسی ہوا کرتی ہین اور یہ روایت واقدی عکرمہ سے کہا کہ اس فرمان کو مین نے عبداللہ بن عباس کے کتب خانہ مین پایا پھر مین نے اسکو نقل کر لیا اور اسمین یہ مضمون تھا کہ آنحضرت نے علاء بن حضرمی کو منذر بن ساوے کی طرف روانہ فرمایا اسمین دعوت اسلام تھی۔ صنہ ۲۲ زرقانی جہ۔

اور فتوح البلدان مین اس فرمان کو یون روایت کیا ہے عمرو بن فاقد نے روایت کی کہ مجھکو عبداللہ بن وہب نے اور ان سے یحییٰ بن عبداللہ بن اسلم بن عبداللہ عمر اور اُس نے موسیٰ بن عقبہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منذر بن ساوے کو یون فرمان تحریر فرمایا تھا۔

من محمد النبی الی المنذر بن ساوی سلم انت فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ھو اما بعد فان کتابک جاءنی وسمعت وما فیہ فمن صلی صلاتنا

وَاستَقبَلَ قِبلَتَنَا وَاَکَلَ ذَبِیحَتَنَا فَذَالِكَ المُسلِمُ۔

ف اس نامہ والاشان مین لفظ فَاِنِّی اَحمَدُ اِلَیكَ بین شہادت ہے کہ یہ فرمان بھی بقلم مبارک آنحضرتؐ ظہور مین آیا ہے۔

ایضاً فرمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ مِن مُحَمَّدِ بنِ عَبدِ اللّٰہِ وَرَسُولِہٖ اِلٰی جَیفَرٍ وَعَبدٍ ابنَی الجُلَندیٰ وَسَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الھُدٰی اَمَّا بَعدُ فَاِنِّی اَدعُوكَ بِدِعَایَةِ الاِسلَامِ اَسلِمَا تَسلَمَا فَاِنِّی رَسُولُ اللّٰہِ اِلَی النَّاسِ کَافَّةً لِاُنذِرَ مَن کَانَ حَیًّا وَیَحِقَّ القَولُ عَلَی الکَافِرِینَ الخ۔

اس خط مین ابتداءً تو اُبی بن کعب نے لکھا ہے اور ختم آنحضرتؐ نے کیا ہے بظاہر سیاق عبارت سے اَمَّا بَعدُ سے آگے آپ کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے اور لفظ فَاِنِّی اَدعُوكَ بالارشاد گواہ ہے کہ مین خاص ہون بقلم مبارک کیونکہ غیر کو یہ حق نہین ہے کہ وہ کہے کہ مین تمام مخلوق کی طرف رسول اللہ ہون۔

آنحضرتؐ کا فرمان ہوذہ بن علی کیطرف

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ مِن مُحَمَّدِ بنِ عَبدِ اللّٰہِ رَسُولُ اللّٰہِ اِلٰی ھَوذَةَ بنِ عَلِیٍّ سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الھُدٰی وَاعلَم اَنَّ دِینِی سَیَظھَرُ اِلٰی مُنتَھَی الخُفِّ وَالحَافِرِ فَاَسلِم تَسلَم اَجعَل مَا تَحتَ یَدَیكَ الخ

اس فرمان مین لفظ اَنَّ دِینِی وَاَجعَل صاف دال ہین کہ ہم تو بقلم مبارک آنحضرتؐ ہین